O

نظریاتی سفر میں جسم و جانِ آدمی کے غم
لحد کا سوچنے سے روکتے ہیں زندگی کے غم

کسی تشنہ لبی کا واسطہ دیتے ہوئے کچھ پل
کسی کمزور لمحے سے مخاطب بے خودی کے غم

جہالت کے اندھیروں سے غموں کا سلسلہ چھوٹا
پھر اس کے بعد پاتے آئے اکثر آگہی کے غم

https://emad-ahmad.com/

اندھیری رات کے ہر درد سے واقف ہوا میں تب
سنے جب رات کے پہلو سے لپٹی روشنی کے غم

تجھے غم ہے عدالت کا، سیاست کا، حکومت کا
تجھے کیا علم کیسے کاٹتے ہیں بے بسی کے غم

عداوت ہو گئی جس سے نبھائی خوش دلی سے وہ
نہیں برداشت کر پایا تمہاری دوستی کے غم

عماد احمد ملالِ ذات کے صحرا سے ہو آئے
سنا ہے چُن لئے ہیں آگہی اور بہتری کے غم

https://emad-ahmad.com/